۲ نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

یہ نظم پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم/نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالوں (براہِ راست، بالواسطہ، کثیر الجہت) کے جوابات دے سکیں۔
- کسی بھی نظم/نثر کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- نظم بہ لحاظ موضوع (حمد، نعت، قومی ملی نغمہ، قصیدہ، منقبت، دعا، مناجات، مرثیہ) میں امتیاز کر سکیں۔
- ذو معانی الفاظ جملے، عبارت سے الگ کر سکیں اور ان کا تحریر میں استعمال کر سکیں۔
- دو نثر پاروں/نظموں کا موازنہ کر سکیں۔ مصنف/شاعر کا انداز بیان سمجھ کر تبصرہ کر سکیں۔
- نظم/غزل کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- متضاد الفاظ کی جوڑیاں شناخت کرتے ہوئے تحریر میں استعمال کر سکیں۔

پڑھیں

دِل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو

جو ما سوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسریٰ تم ہی تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ یثرب و بطحا تم ہی تو ہو

دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر، وہ تنہا تم ہی تو ہو

پھُوٹا جو سینہ شب تار الست سے
اُس نورِ اولیں کا اُجالا تم ہی تو ہو

جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تم ہی تو ہو

(بہارستان)

ظفر علی خان (۱۸۳۱ء۔۱۹۵۶ء)

ظفر علی خان کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ وہ شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور آزادی کی جد وجہد میں حصہ لینے والے ایک سر گرم سیاسی کارکن بھی۔ ان کی پیدائش 1873ء میں قصبہ کوٹ مرتا ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کرم آباد میں ہی حاصل کی اور اس کے بعد اینگلو محمڈن کالج علی گڑھ میں زیر تعلیم رہے۔

مولانا ظفر علی خاں اس وقت کے مشہور روزنامے ''زمیندار'' کے مدیر رہے۔ تحریک آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں انھیں پانچ سال کی قید بامشقت بھی برداشت کرنی پڑی۔ خلافت کی تحریک سے بھی مولانا کی وابستگی بہت مضبوط تھی۔

وہ بیک وقت قادر الکلام اور کامل الفن شاعر، صاحبِ اسلوب ادیب، بے باک صحافی، جگر دار سیاستدان، بے مثل اور بے بدل خطیب تھے۔ آپ کو عربی، فارسی، انگریزی اور اردو زبان پر یکساں عبور تھا۔ ظفر علی خاں کی سیاسی، سماجی کی شاعری کے علاوہ نعت میں بھی کمال حاصل تھا۔ محبت، عقیدت میں پُر تاثیر نعت گوئی بھی آپ کے شاعرانہ مقام و مرتبہ کی عکاس ہے۔

مشق

ا۔ ''نعت'' کے درج ذیل اشعار فہم کے ساتھ پڑھ کر دیے گئے سوالات کے جواب دیں۔

پُھوٹا جو سینہ شب تار الست سے
اُس نورِ اولیں کا اُجالا تم ہی تو ہو

جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تم ہی تو ہو

سوالات:

الف۔ نورِ اولیں کا مفہوم بیان کریں؟

ب۔ پہلے شعر کے پہلے مصرعے میں کس واقعے کی طرف اشارہ ہے؟

ج۔ دوسرے شعر میں ''جبرائیل کے پر جلنے'' سے کیا مراد ہے۔

د۔ تیسرے شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیں؟

۲۔ نعت میں بیان کیے گئے اوصافِ حمیدہ میں سے کسی ایک صفت پر اپنے علم کے مطابق خیالات کا اظہار کریں اور خلاصہ بھی تحریر کریں۔

۳۔ اصنافِ شعری:

حمد: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت، یکتائی اور صفات کا ذکر ہو۔

نعت: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوصافِ حمید کا تذکرہ ہو۔

منقبت: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کرام، بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کی خدمات اور اوصاف کا تذکرہ کیا گیا ہو۔

قصیدہ: ایسی نظم جس میں کسی بادشاہ وغیرہ کی تعریف کی جائے، قصیدہ کہلاتی ہے۔ قصیدے کا بنیادی مقصد اربابِ اقتدار کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے یا محض اُن کی فرمائش پورا کرنے کے لیے قصیدہ لکھا جاتا ہے۔

ملی نغمہ: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں وطن اور قوم کی محبت، جذبوں اور ولولوں کا ذکر ہو۔

مرثیہ: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں کسی عظیم شخصیت کی وفات یا کسی دردناک سانحے کا ذکر ہو۔

مناجات دعا: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں رقت انگیز لہجے میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی گئی ہو جیسے اُس کی ذات سامنے ہو اور شاعر انتہائی ملتجی ہو۔

۴۔ دیے گئے اشعار کے سامنے، مفہوم کے مطابق حمد، نعت، ملی نغمہ، قصیدہ، منقبت، مرثیہ، دعا، مناجات لکھیں۔

نمبر شمار	اشعار	صنفِ نظم
i	دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفیٰ دیکھے کہ جبرائیل ہے دربانِ مصطفیٰ (مولانا ظفر علی خان)	
ii	رو کر پکارے عترتِ اطہار الوداع عباس الوداع، علمدار الوداع (میر انیسؔ)	
iii	جب شاہِ نجف معین و ناصر ہوئے کیوں سب میں نہ ممتاز، یہ ذاکر ہوئے (مرزا دبیرؔ)	
iv	لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری (علامہ محمد اقبال)	

v	آؤ بدلیں پُرانا چلن دوستو ہم وطن دوستو ، ہم وطن دوستو دیس اپنا ہے یہ ، اپنی دولت ہے یہ (صوفی غلام مصطفیٰ تبسم)	
vi	بزم سلطانی ہوئی آراستہ کعبہ امن و اماں کا در کھلا شاہِ روشن دل ، بہادر شہ کہ ، ہے رازِ ہستی اُس پہ سرتاسر کھلا (مرزا اسداللہ غالب)	
vii	تُو وہ ہے جو ہر ایک بگڑی سنوار دے میری مراد بھی ، میرے پروردگار دے کونین میں ذلیل نہ کر سب کے رو برو ایمان و عیش و دولت و عزو وقار دے (صفی اورنگ آبادی)	

۵۔ذو معانی الفاظ

ایسے الفاظ جن کے دو مختلف معنی ہوں،ذو معنی الفاظ کہلاتے ہیں۔یہ الفاظ ایک معنی میں مذکر اور دوسرے میں مؤنث ہو سکتے ہیں۔ذیل میں ذو معنی الفاظ دیے گئے ہیں۔آپ انھیں یاد کریں اور اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

ذو معنی لفظ	ایک معنی	دوسرا معنی
لگن	برتن	محبت
تکرار	بار بار	جھگڑا
بار	پھل	دفعہ
چاہ	کنواں	محبت
مہر	سورج	محبت
بوستان	باغ	کتاب کا نام
لب	ہونٹ	مونچھ
کف	جھاگ	ہتھیلی
ضمیر	دل	اسم ضمیر

❖ درج ذیل جملوں میں ذو معنی الفاظ کے گرد دائرہ لگائیں۔

الف۔ حامد کے ابو کوئلے کی کان میں کام کرتے ہیں۔

ب۔ ہمیں ہمہ وقت اپنے ایمان کی فکر رہنی چاہیے۔

ج۔ تمام مہاجرین ملک شام کی طرف ہجرت کر گئے۔

د۔ میں نے کبھی مغرب کی نماز قضا نہیں کی۔

ہ۔ انھوں نے میری عرض توجہ سے سُنی۔

و۔ ہم تہہ دل سے اپنی ہار تسلیم کرتے ہیں۔

۶۔ شعرا کے انداز بیان اور اسلوب پر تبصرہ کرتے ہوئے درج ذیل نعتیہ اشعار کا موازنہ کریں۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں تیرے حضور کا فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب

شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

(علامہ محمد اقبالؔ)

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا

تہ بہ تہ تیرگیاں ذہن پہ جب لوٹتی ہیں
نور ہو جاتا ہے کچھ اور ہویدا تیرا

کچھ نہیں سوجھتا جب پیاس کی شدت سے مجھے
چھلک اٹھتا ہے میری روح میں مینا تیرا

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ ہے تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

(احمد ندیم قاسمی)

۷۔ درج ذیل اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

جلتے ہیں جبرئیل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو
سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایت اولیٰ تم ہی تو ہو

۸۔ متضاد الفاظ: ایسے الفاظ جو ایک دوسرے کے اُلٹ یا مخالف معانی ظاہر کریں۔ مثلاً: اسلام کا متضاد کفر

❖ **درج ذیل الفاظ میں سے باہم متضاد جوڑیاں شناخت کرتے ہوئے اُنھیں جملوں میں استعمال کریں۔**

اجنبی	چاہت	جدید	بڑھاپا	خزاں
نفرت	قدیم	جوانی	بہار	شناسا

سرگرمی

موضوع کے لحاظ سے مختلف شعرا کے شعری مجموعوں سے اپنی اپنی پسند کی حمد، نعت، منقبت، دعا/مناجات، قصیدے، ملی نغمے، مرثیے کے دو دو اشعار تلاش کر کے لکھیں اور اپنے استاد محترم کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حمد، نعت، ملی نغمہ، منقبت، قصیدہ، مرثیہ اور مناجات/دعا کے تصور سے آگاہ کریں تاکہ وہ کلام پڑھ کر اصناف کی پہچان کر سکیں۔